ارتھ سہت

سنت تلسی داس دوہاولی

کویراج آنند سروپ

پبلشرز: جنرل بک ڈپو لوہاری گیٹ لاہور

اوم

"ہندی گیت"

جگت پربھو کرونا کے دھام
اُدیرل اوچل اگم اکام
گھٹ گھٹ باسی پورن ایک
رکھیئے نج بھگتن کی ٹیک
تُم سوامی ہم سیوک دین
تُم ہو ساگر ہم ہیں مین
بھگتی بھاؤ بھرپور کماویں
نشی باسر تیرے گن گاویں
گیان بھاؤ کا ہووے "پرکاش"
کیول لگی ہے تمہیں سے آش

"پریمی"

اوم

تلسی داس دوہاولی

جسمیں

تلسی داس جی کے چیدہ چیدہ دوہے
بمعہ معنی درج کئے گئے ہیں

مولف و مترجم
کویراج آنند سُروپ سیٹھی سلطانپوری

پبلشرز
جنرل بک ڈپو تاجران کتب
اندرون لوہاری دروازہ لاہور
...نری پریس لاہور میں باہتمام حافظ محمد اسماعیل پرنٹر کے چھپا۔ اور لالہ پرتھی راج پبلشر نے شائع کیا۔

دیباچہ

قدردان دوستو! ہم اس بے نظیر تحفہ کو پیش کرنے سے پہلے یہ امر ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ وُہ پوشیدہ راز یا وُہ وجوہات جنکو دُوسرے الفاظ میں وُہ دُگہری بھئوکر یا گہری لگن کہہ سکتے ہیں اسکی واقفیت مہربان اور قدردان اصحاب کو بہم پہنچائیں۔

اس ناچیز تحفہ کے ہیرو کا نام سنت تلسی داس جی ہے۔ آج اس مہاتما کے نام سے ہندوستان کا بچہ بچہ واقف ہے۔ اور شاعر لوگوں کے دلوں میں بھی اس کا سکہ ہے۔ تلسی داس کے زمانے سے لے کر آج تک لوگ اسکی رس بھری اور سبق آموز شاعری یا دوہوں کو پڑھ کر لُطف اندوز ہوتے آئے ہیں۔ رامائن کے علاوہ سنت جی کی بنائی ہوئی اَور بھی کئی کتب موجود ہیں۔ جن میں اُن کے بنائے ہُوئے دوہوں کا خاص درجہ ہے۔

اِس بات کو ماننے میں ہمیں کسی قسم کی بھی ہچکچاہٹ پیدا نہیں ہونی چاہئیے کہ وقتاً فوقتاً ہندوستان کی دیویوں نے بھی نمایاں خدمات ملک کیواسطے اور تعلیمی اور مذہبی لٹریچر کیلئے کی ہیں۔ چنانچہ تلسی داس جی کی سوانحعمری میں بھی اس بات کا اعلیٰ ثبوت ملتا ہے۔ قصہ یوں بیان کیا گیا ہے۔ کہ تلسی داس جی

ایک معمولی دنیاوی آدمی تھے۔ اور یہ کہنا کسی قسم کی حماقت نہیں ہے۔ کہ انکو اپنی دھرم پتنی سے بیحد پریم تھا۔ اور ہے بھی ٹھیک۔ کیونکہ ؎

پُرخار ورخنوں کی طرح اُنکی ہے ہستی
دُنیا میں کسی سے جو محبت نہیں کرتے

اور دوستو! آپ کو سنت جی کی زندگی کا واقعہ اس امر کا ثبوت دیگا۔ کہ عشق حقیقی کے لئے عشق مجازی کا ہونا لازمی ہے۔ چنانچہ

ایک دفعہ سنت جی کی دھرم پتنی میکے گئی۔ مگر تلسی داس سے یہ جُدائی برداشت نہ ہو سکی۔ اور وہ اسکے پیچھے سُسرال روانہ ہو گئے۔ اور پریم کی دھن میں طغیانی میں آئی ہوئی برساتی ندی کو بے خوف و خطر پار کرتے گھر پہنچ گئے۔ تب اُن کو اِسطرح بیتاب دیکھ کر اس کی دھرم پتنی کو حیرانی ہوئی۔ اور اُس نے مندرجہ ذیل الفاظ ہندی دوہوں کی شکل میں بطور نصیحت سنت جی کو سنائے جنہوں نے اُنکی زندگی کا نقشہ ہی بدل دیا۔ الفاظ مندرجہ ذیل تھے :-

لاج نہ لاگت آپ کو دَوڑے آئے ہو ساتھ
دھک دھک ایسے پریم کو کیا کہوں میں ناتھ
ہڈی چرم مے دیہہ مم اس میں جیسی پریتی
تیسی جو شری رام میں ہوتی نہ تیری بھو بھیتی

ان الفاظ کو سُن کر ان کا دِل بہت مُوثر ہوا۔ اور انہیں دنیا سے نفرت پیدا ہونی شروع ہو گئی۔ اِسطرح عشق مجازی نے عشق حقیقی کی شکل اختیار کر لی

سنت جی شری رام چندر جی کے سچے بھگت بن گئے - کاشی جا کر تعلیم حاصل کی - اور اعلےٰ تعلیم حاصل کر کے بھگتی رس میں ڈوبے ہوئے دوہے دنیا داروں کے لئے چھوڑ گئے - جو اب تک زبان زد خاص و عام ہیں - آپ بھی ان میں سے چند ایک کو پڑھ کر لطف اندوز ہوں ؛

چونکہ سنت جی کے دوہے ہندی بھاشا میں ہیں - ان کو اردو جاننے والے اصحاب تک پہنچانے کے لئے کتاب ہذا اردو میں لکھی گئی ہے - اور ساتھ ہی دوہوں کا اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے ؛

الراقم

کویراج آنند پرکاش سیٹھی سلطانپوری

تلسی داس دوہاولی

دوہا نمبر ۱

دیا دھرم کا مول ہے نرک مول ابھیمان
تلسی دیا نہ چھوڑیئے جب لگ گھٹ میں پران

ارتھ - تلسی داس جی کہتے ہیں - کہ رحم (دیا) دھرم کی جڑ ہے - اور غرور (ابھیمان) نرک کی - اس لئے جب تک آدمی زندہ ہے - اسکو دیا نہیں چھوڑنی چاہیئے - اور ہر ایک پر رحم کرنا چاہیئے - یعنی کسی جاندار کو ستانا نہیں چاہیئے ؛

دوہا نمبر ۲

پر دھن پتھر مانیئے پر استری مات سمان
اتنے سے ہری نہ ملے تو تلسی داس ضمان

ارتھ - دوسروں کی دولت پتھر کے مانند سمجھنی چاہیئے - اور پرائی استری ماں کے برابر - ایسے کرنے سے بھی اگر ہری نہ ملے - تو تلسی داس جی کہتے ہیں - کہ میں ضامن ہوں - یعنی تلسی داس جی مہاراج کا دعوےٰ ہے - کہ اگر آدمی دوسرے کی دولت کو پتھر اور پرائی استری کو ماں سمجھے - تو اسکو ایشوری گیان لازمی ہے -

دوہا نمبر ۳

جہاں کرودھ تہاں کال ہے جہاں لوبھ تہاں پاپ
جہاں دیا تہاں دھرم ہے جہاں کشما تہاں آپ

ارتھ۔ جہاں دیا ہوتی ہے۔ وہاں پر دھرم ہوتا ہے۔ اور جہاں لوبھ ہوتا ہے۔ وہاں پر پاپ۔ جہاں پر کرودھ ہوتا ہے۔ وہاں پر موت جہاں کشما (معاف کرنا) ہوتی ہے۔ ایشور اسی جگہ نواس کرتا ہے۔

دوہا نمبر ۴

دیا کون پر کیجئے کا پر نردئی ہوئے
سائیں کے سب جیو ہیں کیڑی کنجر دوئے

ارتھ۔ دنیا میں کس چیز پر رحم اور کس پر بے رحمی کی جائے۔ جبکہ چیونٹی سے لیکر ہاتھی تک سب ایشور کے ہی بنائے ہوئے ہیں۔ مطلب یہ کہ دنیا میں ہر جاندار پر رحم کرنا چاہیئے۔ بے رحمی کا برتاؤ کسی سے نہ کرنا چاہیئے۔

دوہا نمبر ۵

سنگتی کیجئے سادھو کی۔ ہرے اور کی ویادھی
اوچھی سنگتی نیچ کی۔ آٹھوں پہر اپادھی

ارتھ۔ تلسی جی مہاراج کہتے ہیں۔ کہ سادھو سنتوں کا سنگ کرنا چاہیئے۔ جنکا مقصد دوسروں کے دکھ دور کرنا ہوتا ہے۔ نیچ کی سنگت اوچھی ہوتی ہے۔ اور اسکی وجہ سے آٹھوں پہر دکھ رہتا ہے۔

دوہا نمبر ۶

آؤ نہیں آدر نہیں۔ نہیں نینن میں نہیہ
تلسی وہاں نہ جائیے۔ چاہے کنچن برسے میہہ

ارتھ۔ جہاں جانے میں عزت نہیں۔ اور کوئی پریم سے خوش آمدید نہیں کہتا۔ تلسی جی مہاراج فرماتے ہیں۔ کہ اس جگہ خواہ سونے کی بارش بھی کیوں نہ ہو۔ ہرگز ہرگز نہیں جانا چاہیئے۔

دوہا نمبر ۷

سنت سماگم ہری کتھا۔ تلسی درلبھ دوئے
ست دارا اور لکشمی پاپی گرہ بھی ہوئے

ارتھ۔ تلسی جی مہاراج فرماتے ہیں کہ دنیا میں سنتوں کی آمد اور ایشور بھجن دونوں مشکل سے ملنے والی چیزیں ہیں۔ پتر۔ استری اور دھن تو پاپی کے گھر میں بھی ہوتا ہے۔

دوہا نمبر ۸

شتر و نہ کاہو کری گنے۔ متر گنے نہیں کاہے
تلسی یہ مت سنت کو بولے سمتا ماہے

ارتھ۔ تلسی جی سنتوں کی تعریف یوں لکھتے ہیں۔ کہ سنت وہ ہے جو کسی کو نہ تو اپنا دشمن اور نہ دوست سمجھے۔ یعنی سنت کا خود فرض اولیں ہے۔ کہ وہ ہر ایک کے ساتھ یکساں برتاؤ کرے۔

دوہا نمبر ۹

سوجن جگت جہاز ہے - جاہیں راگ نہ دوش
تلسی ترشنا تیاگ کے گہے ہو شیل سنتوش

ارتھ - دنیا میں وہ آدمی جہاز کی مانند ہے - یعنی لوگوں کی بھلائی کرسکتا ہے - جو کسی سے حسد اور کینہ نہیں رکھتا - اسلئے تلسی جی مہاراج فرماتے ہیں - کہ لالچ کو چھوڑ کر نیک خو اور صابر بننا چاہیئے -

دوہا نمبر ۱۰

مایا کو مایا ملے - کر کر لمبے ہاتھ
تلسی اس غریب کی کوئی نہ پوچھے بات

ارتھ - تلسی جی مہاراج کا فرمان ہے - کہ دولت دولت کے پاس ہی جاتی ہے - یعنی دولتمند دولتمند سے ہی مل کر خوش ہوتے ہیں - اور غریب کی کوئی بات بھی نہیں پوچھتا -

دوہا نمبر ۱۱

جو کہیئے سو کیجیئے - پہلے کر نردھار
پانی پی گھر پوچھنا - کاہی نہ بھلو وچار

ارتھ - انسان کو جو کہنا چاہیئے - سو ہی کرنا چاہیئے - اور جو کہنا چاہیئے - اچھی طرح سوچ سمجھ کر کہنا چاہیئے یعنی بات کو تول کر بولنا چاہیئے - پانی پی کر بعد میں یہ پوچھنا کہ کس کا گھر ہے - یہ اچھا خیال نہیں - بلکہ سراسر غلط ہے -

دوہا نمبر ۱۲

کام کرودھ اور لوبھ کی - جب لگ من میں کھان
تب لگ پنڈت مورکھ - دونوں ایک سمان

ارتھ - جب تک من میں کام کرودھ اور لالچ کے لئے جگہ ہے تب تک پنڈت اور مورکھ یکساں ہیں - یعنی پنڈت اور مورکھ کا رتبہ اگر دونوں کے دل میں کام کرودھ اور لوبھ ہو - تو تلسی جی مہاراج کہتے ہیں - کہ برابر ہے -

دوہا نمبر ۱۳

تلسی سنت سوامبھ ترو - پھولیں پھلیں پر ہیت
ات تے یہ پاہن ہرے - اُت تے وے پھل دیت

ارتھ - تلسی جی مہاراج کہتے ہیں - کہ سنت اور آم کا پیڑ یہ دوسرے کے سکھ کے لئے ہی پھولتے پھلتے ہیں - سنت تو دوسروں کے دُکھ کو دور کرتا ہے - اور آم کا درخت دوسروں کو کھانے کو پھل دیتا ہے -

دوہا نمبر ۱۴

نیچ نیچائی نہیں تجے - جو پاوے ست سنگ
تلسی چندن وٹپ بسے - وش نہ تجت بھجنگ

ارتھ - نیچ آدمی اچھی سنگت پا کر بھی برائی کو نہیں چھوڑتا - جیسے چندن کے درخت پر رہتا ہوا سانپ زہر کا تیاگ نہیں کرتا -

دوہا نمبر ۱۵

تلسی تین پرکار سے - رہت ان ہت پہچان
پربس پڑے پڑوس بس - پڑے معاملہ جان

ارتھ - اپنی برائی اور بھلائی کا پتہ تین پرکار سے لگ جاتا ہے۔ دوسروں سے واسطہ پڑنے سے - پڑوس بسنے سے - یا کسی مصیبت میں پڑنے سے -

دوہا نمبر ۱۶

تلسی جگ میں آئے کے کرلیجے دو کام
دینے کو ٹکڑا بھلا لینے کو ہری نام

ارتھ - تلسی داس جی کہتے ہیں - کہ دنیا میں آکر دو کام کرنے چاہئیں دینا ہو تو ان دینا چاہیئے - اگر لینا ہو تو پربھو کا نام لینا چاہیئے -

دوہا نمبر ۱۷

تلسی کایا کھیت ہے - من سا بھئے کسان
پاپ پن دو بیج ہیں - بوئے سو لے ندان

ارتھ - تلسی داس جی کہتے ہیں - کہ تن کھیت اور من کسان ہے - پاپ اور پن دو بیج ہیں - جیسا انسان بوئے گا - ویسا ہی کاٹے گا - اسلئے انسان کو کرم کرتے وقت نیکی کا کام رکھنا چاہیئے -

دوہا نمبر ۱۸

ارب کھربن تک درب ہیں - اودے استت راج

جو تلسی نج مرن ہے - تو آوے کس کاج

ارتھ - خواہ ہمارے پاس بے انتہا دولت ہو - اور ہمارا راج سورج کے نکلنے والی جگہ سے سورج کے غروب ہونے والی جگہ تک ہو لیکن تلسی جی مہاراج فرماتے ہیں - اگر انسان نے (ہم نے) اخیر میں رحلت کر جانی ہے - یہ سب چیزیں کسی کام کی نہیں -

دوہا نمبر ۱۹

کچھ کہے نیچ نہ چھیڑیئے - بھلو نہ وا کو سنگ
پتھر ڈارے کیچ میں - اچھری بگاڑے انگ

ارتھ - نیچ آدمی خواہ کچھ بھی کہے - اس کو چھیڑنا نہیں چاہیئے - اور اس کی سنگت اچھی نہیں ہے - جیسے ہم اگر کیچڑ میں پتھر پھینکیں - تو کیچڑ اچھل کر سر پہ پڑ جاتا ہے - اور شریر بگڑ جاتا ہے

دوہا نمبر ۲۰

بھلے برے سب ایک سے - جنگ بولت نانہہ
جان پڑت ہیں کاگ پک - رت بسنت کے مانہہ

ارتھ - بھلے اور برے سب ایک جیسے ہیں - جب تک وہ منہ سے کچھ نہ بولیں - جیسے بسنت رتو کے آنے سے ہی کوے اور کوئل میں فرق معلوم ہوتا ہے - ارتھات بھلے اور برے کی پہچان اس کی گفتگو سے ہی معلوم ہوتی ہے -

دوہا نمبر ۲۱

اُتم ودیا لیجیئے۔ یدپی نیچ پہ ہوئے
پڑوا پاون ٹھور میں۔ کنچن تجت نہ کوئے

ارتھ۔ تمہیں ودیا (اچھی تعلیم) نیچ سے بھی گرہن کر لینی چاہیے یعنی نیچ سے اچھی تعلیم حاصل کرنے میں گریز نہیں کرنا چاہیے جیسے گندی جگہ پر پڑے ہوئے سونے کو کوئی نہیں چھوڑتا۔

دوہا نمبر ۲۲

جا ہی بڑائی چاہیے تجے نہ اُتم ساتھ
جیوں پلاش سنگ پان کے۔ پہنچے راجہ ہاتھ

ارتھ۔ جو آدمی اپنی بڑائی چاہتا ہے۔ یعنی جس شخص کو باعزت اور باوقار بننے کا خیال ہے۔ اسکو اچھے آدمیوں کی سنگت نہیں چھوڑنی چاہیئے۔ جسطرح ڈھاک کا پتہ پان کیساتھ راجہ کے ہاتھوں میں پہنچ جاتا ہے۔ اسطرح تلسی جی مہاراج فرماتے ہیں۔ کہ انسان بھی اچھی سنگت کرنے سے اعلیٰ رتبہ کا انسان بن جاتا ہے۔ اور لوگوں کی نظروں میں باعزت ہو جاتا ہے۔

دوہا نمبر ۲۳

تلسی کبھی نہ تیاگیئے۔ اپنے کُل کی رِیت
لائق ہی سے کیجیئے۔ بیاہ۔ بیر اور پریت

ارتھ۔ تلسی جی مہاراج کا قول ہے۔ کہ اپنے خاندان کے رواج

(ریت) کو کبھی نہ چھوڑنا چاہیئے۔ اور بیاہ۔ بیر (دشمنی) اور پریم یہ تینوں چیزیں لائق اور عقلمند آدمی سے ہی کرنے چاہئیں

دوہا نمبر ۲۴

لگن، مہورت، یوگ، بل، تلسی گنت نہ کاہی
رام بھئے جہی داہنے، سبھی داہنے تاہی

ارتھ۔ تلسی جی فرماتے ہیں۔ کہ لگن، مہورت، دن، وار اور یوگ وغیرہ کو میں کچھ نہیں سمجھتا۔ جس کے سہارے (سہائک) رام ہو جاتے ہیں۔ اس کے سب سہائک ہو جاتے ہیں۔ اور لگن مہورت وغیرہ خود ہی اس کے بس میں ہو جاتے ہیں۔

دوہا نمبر ۲۵

نرپتی نست کمنتر سے۔ سادھو کُسنگتی پائے
بِن ست سُت اتی پیار سے۔ دوِج بن پڑے نسائے

ارتھ۔ بری صلاح پانے سے راجہ کا ناش ہو جاتا ہے۔ اور بُری صحبت سے سادھو کا ناش ہو جاتا ہے۔ اور اسی طرح بہت پیار کرنے سے پُتر کی عادت خراب ہو جاتی ہیں۔ اور نہ پڑھنے سے برہمن کا ناش ہو جاتا ہے۔

دوہا نمبر ۲۶

پاوک بیری، روگ، رن۔ سپنے میں رکھے ناہیں
یہ تھوڑے سے بڑھیں پتی۔ جہاں تین سے جاہیں

ارتھ - تلسی داس جی مہاراج فرماتے ہیں - کہ آگ - عدو (دشمن)
روگ (بیماری) اور قرضہ بیماری سپنے میں بھی پاس نہیں رکھنے چاہئیں
کیونکہ یہ بہت جلد بڑھ جاتے ہیں - اور ان کو دور کرنے کے لئے
بہت کوشش کرنی چاہیئے -

دوہا نمبر ۲۷

گنگا، جمنا، سرسوتی، سات سندھو بھرپور
تلسی چاتک کے منتے - بن سواتی سب دھور

ارتھ - یوں تو گنگا، جمنا، سرسوتی وغیرہ ندیاں اور سات سمندر
پانی سے بھرے ہوئے ہیں - لیکن تلسی داس جی کہتے ہیں - کہ چاتک
کے خیال میں سواتی نکشتر میں برسنے والے بادل کی ایک بوند
اس کے منہ میں نہیں گرتی - تو اِن سب کی موجودگی نہ ہونیکے برابر ہے

دوہا نمبر ۲۸

جو وچار بِن کرت ہیں - وے پاچھے پچھتات
تاسوں کاج وچار کے - تب ہی کیجیئے تات

ارتھ - جو لوگ بنا سمجھے سوچے کام کرتے ہیں - انکو اخیر میں
پچھتانا پڑتا ہے - اسلئے پہلے کام کو سوچ کر اور اسکا نتیجہ جان کر شروع
کرنا چاہیئے - انگریزی میں ایک کہاوت ہے - کہ
Think twice before you speak.

دوہا نمبر ۲۹

نرپ، سجن - پنڈت، دھنی، ندی، وید بچ جات
یہ چا پور میں ہوئیں نہیں - تہاں نہ لیجیئے رات

ارتھ - تلسی داس کا فرمان ہے - کہ جس جگہ پر راجہ، دوست،
پنڈت - دھنی (دولتمند) ندی، حکیم اور اپنی جاتی کا آدمی نہ رہتا ہو
وہاں ایک رات بھی نہیں بسر کرنی چاہیئے -

دوہا نمبر ۳۰

متر سو ہی جو کپٹ بن - بندھو سو ہی ہت ہوئے
دیس سو ہے جہاں جیو کا - من رچی کر تیہہ سوئے

ارتھ - دوست وہی ہے - جس کے اندر کسی قسم کا دھوکا، فریب
اور دغا بازی نہ ہو - اور بھائی وہی ہے - جو اپنے ساتھ ہمدردی رکھتا
ہو - دیس وہی ہے - جہاں اپنے روزگار کا انتظام ہو - اور عورت
وہی ہے جو دل کو خوش کرنے والی ہو -

دوہا نمبر ۳۱

پر اپدیش کشل بہو تیرے
جے اچرہیں تے نر نہ گھنیرے

ارتھ - دنیا میں دوسروں کو اپدیش دینے والے بہت ہیں -
لیکن کہے پر عمل کرنے والے آدمی بہت کم ہیں - یعنی تلسی داس جی مہاراج
کا قول ہے - کہ دنیا میں ایسے آدمی بہت ہیں - جنکو اپنی عقل اور دوسروں

کی دولت بہت معلوم پڑتی ہے۔

دوہا نمبر ۳۲

دُرجن، درپن، اسم سدا۔ کر دیکھو ہیہ غور
من مُکھ کی کچھ اور ہے۔ مُکھ پیٹھے پر اور

ارتھ۔ اگر دل میں غور کر کے دیکھو۔ تو بُرا آدمی آئینے کی مانند ہے۔ جو کہ سامنے تو کچھ کہتا ہے۔ اور غیبت میں کچھ اور کہتا ہے

دوہا نمبر ۳۳

ادک، تو رنگ، ناری۔ نرپتی، نر، نیچو، ہتھیار
تلسی پرکھت رہت نت۔ انہیں نہ پلٹت بار

ارتھ۔ تلسی جی مہاراج کہتے ہیں۔ کہ سانپ، گھوڑے، ناری، راجہ نیچ آدمی اور ہتھیار کو میں ہمیشہ پرکھتا رہا ہوں۔ ان کو پلٹتے دیر نہیں لگتی۔ یعنی یہ چیزیں ہمیشہ دو طرفی چال چلتی ہیں۔

دوہا نمبر ۳۴

سوئے گیانی سوئے گُنی، جن۔ سوے داتا دھیانی
تلسی جاکے چت بھئی راگ دویش کی ہانی

ارتھ۔ بموجب حکم تلسی داس جی دنیا میں گیانی گُنی۔ داتا اور دھیانی (ایشور بھگت) وہی شخص ہے۔ جسکے دل سے حسد۔ بغض اور کینہ نکل گیا ہو۔ یعنی ہر ایک آدمی کو برائیوں سے بچنا چاہیئے۔

دوہا نمبر ۳۵

تلسی آہ غریب کی کبھی نہ خالی جائے!
موئے بکرے کی کھال سے لوہا بھسم ہو جائے

ارتھ۔ سنت تلسی داس جی کہتے ہیں۔ کہ غریب کی آہ کبھی خالی نہیں جاتی۔ جسطرح مرے ہوئے بکرے کی کھال سے لوہا بھسم کیا جاتا ہے۔ یعنی غریب کی آہ بری ہوتی ہے۔ کبھی نہ کبھی دن لے ڈوبتی ہے۔

دوہا نمبر ۳۶

مان ہوت ہے گُنن سے۔ گُن بن مان نہ ہوئے!
شُک۔ ساری راکھیں سبھی کاگ نہ راکھے کوئے

ارتھ۔ دنیا میں صرف اسی کا مان ہوتا ہے۔ جس میں کوئی وصف ہو۔ جسمیں کوئی وصف نہ ہو۔ اس کا کوئی مان نہیں کرتا۔ جیسے مینا اور طوطے کو تو سب کوئی رکھتا ہے۔ لیکن کاگ کو منڈھیر پر بیٹھنے بھی نہیں دیتا۔ اسلئے ہر انسان کو شہرت حاصل کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی گن سیکھنا چاہیئے۔

دوہا نمبر ۳۷

رہیئت پاس بڑھین کے۔ ہو وت بڑھت میل
سب ہی جانت بڑھت ہے برکش برابر بیل

ارتھ۔ بڑوں کے پاس رہنے سے میل اور محبت بڑھ جاتی ہے۔ جیسا کہ سب جانتے ہیں۔ کہ جتنا اونچا درخت ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ

اتنی ہی اونچی بیل ہوجاتی ہے۔ مطلب یہ کہ بڑوں کے ست سنگ سے انسان خود اعلیٰ درجہ کا انسان بن جاتا ہے۔

دوہا نمبر ۳۸

اوچھے نر کی پریتی کی۔ دینی ریت بتائے۔
جیسے چھپلے تال جل۔ گھٹت گھٹت گھٹ جائے

ارتھ۔ تلسی داس جی مہاراج فرماتے ہیں۔ کہ اوچھے (کمینے) آدمی کی پریتی (محبت) ایسے ہی ہے۔ جیسے برساتی تالاب کا پانی کم ہوتے ہوتے اخیر بالکل خشک ہوجاتا ہے۔

دوہا نمبر ۳۹

بات بات میں بات ہے۔ بات بات میں بات
جیسے کیلے کے پات میں۔ پات پات میں پات

ارتھ۔ کہتے ہیں۔ کہ جسطرح کیلے کے پتے میں سے اور پتے نکلتے ہیں اسی طرح باتوں میں سے باتیں نکل آتی ہیں۔ اس لئے جو بات کہنی چاہیئے سوچ سمجھ کر کہنی چاہیئے۔

دوہا نمبر ۴۰

تلسی اس سنسار میں مطلب کا بیوپار!
جبتک پیسہ گانٹھ میں تب لگ لاکھوں یار۔

ارتھ۔ سنت تلسی داس جی مہاراج فرماتے ہیں۔ کہ اس دنیا میں تمام مطلب پرست ہیں۔ یعنی جب تک کسی کے پاس دھن ہے۔ تب تک

سب ہی اس کے دوست ہیں۔ جب جیب سے پیسہ نکل گیا۔ تو کوئی پوچھتا نہیں۔ کسی نے سچ کہا ہے۔ دام بنائے کام۔

دوہا نمبر ۴۱

جیہی برسنگ دوشن لگے۔ چھوڑیئے تا کو ساتھ
مدرا مانت ہے جگت۔ دودھ کلالی ہاتھ

ارتھ۔ جسکے ساتھ رہنے سے بُرائی آئے۔ یعنی بے عزتی ہو۔ اس کا ساتھ چھوڑ دینا چاہیئے۔ کیونکہ شراب بیچنے والے کی دُکان پر اگر دُودھ بھی ہو۔ تو بھی لوگ شراب ہی خیال کرتے ہیں۔

دوہا نمبر ۴۲

جا کے سنگ دوشن ملے۔ کریئے تا کی پہچانی
جیسے مانیں دُودھ سب سُرا آہیری پانی

ارتھ۔ جس کی سنگت سے اپنے اوگن دور ہوں۔ ایسے شخص کی سنگت ہرصورت میں کرنی چاہیئے۔ جسطرح گوالن کے مٹکے میں بھری ہوئی شراب کو بھی لوگ دُودھ ہی خیال کرتے ہیں۔ یعنی اچھے آدمی کے ساتھ رہنے سے کئی برائیاں دُور ہو جاتی ہیں۔ اور لوگوں کی نظر میں بھی عزت ہوتی ہے۔

دوہا نمبر ۴۳

برو مرال مانس تجے۔ چند بشبت ردی گھام
موہ، مدا وک جو تجے۔ تلسی تجے نہ رام

ارتھ - تلسی داس جی مہاراج کہتے ہیں - کہ راج ہنس مانسرور جھیل پر رہنا چھوڑ دے - چاند ٹھنڈک چھوڑ کر گرمی اور سورج گرمی چھوڑ کر ٹھنڈک گرہن کر لیوے - شرابی شراب کو چھوڑ دے - یہ سب چیزیں بیشک بدل جاویں - لیکن تلسی جی رام کا نام جپنا کبھی نہیں چھوڑ سکتے - اسی دوہے کو مدِنظر رکھ کر کسی شاعر نے یہ شعر اردو میں کہا ہے ؎

ہو نہیں سکتا ہمالہ برف ڈھانا چھوڑ دے
ہنس سے ہوتا ہے کیا موتی کا کھانا چھوڑ دے
ساری دُنیا چاہیے اس کی رٹ لگانا چھوڑ دے
ہم نہ چھوڑینگے اُسے چاہیے ہم کو زمانہ چھوڑ دے

دوہا نمبر ۴۴

کرنے برائی سکھ چہے - کیسے پاوے کوئی
روپے بردو آک کو - آم کہاں تے ہوئی

ارتھ - جو خود دوسروں سے برائی کرے - اور خود چاہے - کہ مجھ کو سکھ ملے یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے - یعنی آک کا درخت بوکر کوئی اس سے آم حاصل کرنے کی توقع کیسے کر سکتا ہے - مطلب یہ کہ اگر کوئی سکھ حاصل کرنا چاہتا ہے - تو وُہ اوروں کو سکھ دے - کسی شاعر نے بھی کہا ہے - کہ ؎

میوہ کھلا میوہ ملے - پھل پھول دے پھل پات لے
آرام دے آرام لے دُکھ درد دے آفت لے

کیا خوب سودا نقد ہے - اِس ہاتھ دے اُس ہاتھ لے
کلجگ نہیں کرجگ ہے - یہاں دن کو دے اور رات لے

دوہا نمبر ۴۵

رام چرن اورمبھ بن - پرمارتھ کی آس
چاہت بارو بوند کہی - تلسی اُڈن آکاش

ارتھ - تلسی جی مہاراج کہتے ہیں - کہ پربھو بھگتی کے بنا دوسروں کی بھلائی کا خیال ایسے ہی ہے جیسے بارش کی بوندوں کو پکڑ کر آکاش میں اُڑنے کی خواہش رکھنا - ارتھات جسطرح بارش کی بوندوں کو پکڑ کوئی آکاش میں اڑ نہیں سکتا - اسطرح جس کے دل میں پربھو بھگتی کا دھیان نہیں - وُہ خلقِ خدا کی بھلائی نہیں کر سکتا - اور اس کے دل میں ایسا خیال آنا ہی خیالِ خام ہے -

دوہا نمبر ۴۶

چترکوٹ کے گھاٹ پر - لگی سنتن کی بھیڑ
تلسی داس چندن گھسے - تلک کریں رگھو بیر

ارتھ - چترکوٹ کے گھاٹ پر جب شری رام چندر جی پہنچے - تو بیشمار سنت ان کے درشن کے لئے وہاں جمع ہوئے - جن میں سنت تلسی داس جی بھی گئے تھے - جو رام کے سچے بھگت تھے - وُہ کنارے پر بیٹھے چندن گھس رہے تھے - تاکہ شری رام جی کے تلک لگائیں - اور جو ان کے پاس جاتا - اس کو کہتے - کہ کہو جے سیتا رام - اور تلک لگاؤ - ہر ایک

ایسا کہتا اور تلک لگا کر چل دیتا۔ اتنے میں شری رام جی بھی پہنچے
اپنے بھگت کے پاس۔ جب تلسی داس نے کہا۔ کہ کہو جے ستیا رام
تو انہوں نے کہا۔ ایسا ہونے پر ان کو معلوم ہو گیا۔ کہ یہی رام جی
ہیں۔ چنانچہ انہوں نے ان کے چرن پکڑ لئے۔ اور خوب پریم کیا۔ اس
وقت کسی نے یہ دوہا سنایا۔

دوہا نمبر ۴۷

تب تک جوگی جگت گورو۔ جب تک رہت نراس
جب آشا من جگی۔ جگت گورو جوگی داس

ارتھ۔ جوگی جگت کا گورو اس وقت تک کہلاتا ہے۔ جبتک
اس کو خود نراشا ہوتی ہے۔ اور جب جوگی کو آشا ہو جائے۔ اس وقت
جگت اس کا گورو اور وہ جگت کا داس ہو جاتا ہے۔

دوہا نمبر ۴۸

جن کھوجا تن پایا۔ پار برہم گھٹ ماہیں
یہ جگ بورا ہو رہا جوات اُت ڈھونڈن جاہیں

ارتھ۔ اس دوہے کا ارتھ کسی شاعر نے شعروں میں کہا ہے۔ جو کہ
نیچے لکھے جاتے ہیں۔ مطلب صاف سمجھ میں آجائے گا۔

کعبہ و مسجد میں جاتے ہو بھلا جی کس لئے
وہ تو ہے دل میں تمہارے پھر رہے ہو جسکے لئے
ڈھونڈتا ہے اسکو اے زاہد تو اپنے دلمیں ڈھونڈھ

چھت میں کعبہ کی نہ وہ کعبہ کی دیواروں میں ہے

دوہا نمبر ۴۹

تج پری تاپ در دہریں تو نیتا
پر دکھ در دہریں سو سنت پنیتا

ارتھ۔ عام گرمی سے تو مکھن جیسی عمدہ چیز بھی پگھل جاتی ہے
مگر در حقیقت سنت وہ ہے۔ جو دوسروں کے دکھ کو دیکھ کر خود دکھ
محسوس کرے۔ اور دور کرنے کی کوشش کرے۔

دوہا نمبر ۵۰

راج بنیتی بنا۔ دھن بن دھرما
ہر ہیں سمئہ بناسنت کرما

ارتھ۔ بناں پالٹیکس کے راج اور بنا دھرم کے کمایا ہوا دھن اگر
اچھے کرم میں نہ لایا جائے۔ تو دونوں چیزیں بہت جلد ناش ہو جاتی ہیں

دوہا نمبر ۵۱

سنگ سے جتی۔ کو منتر سے راجہ
مان سے گیان۔ پان سے لاجا
پریتی ہر کنے بن۔ مد سے گنی
ناش میں ویگی۔ نیتی آس سنی

ارتھ۔ سنا گیا ہے۔ کہ جتی کسی سے سنگ کرے۔ اور راجہ کو
بری صلاح ملے۔ عالم مغرور ہو جائے۔ اور پان کھانے سے شرم۔ اور

جس دوستی میں پریم نہ ہو۔ وُہ دوستی اور وصف والا آدمی آلس کرنے لگ جائے۔ ان تمام چیزوں کا ناش ہوجاتا ہے۔

دوہا نمبر ۵۲

جب تم جگ میں آئے تھے۔ جگ ہنس مکھ تُم رو ئیے
ایسی کرنی کر چلو۔ تُم ہنس مُکھ جگ رو ہیئے

ارتھ۔ تلسی داس مہاراج کہتے ہیں۔ کہ اے انسان جب تم جگ میں آئے یعنی پیدا ہوئے۔ تو تمام رشتہ داروں نے خوشیاں منائیں۔ مگر تم رو رہے تھے۔ اب تُو کرنی کر کہ تُو تو ہنستا ہُوا دنیا سے جائے۔ لوگ تمہیں یاد کر کے تمہاری یاد میں آنسو بہائیں۔

دوہا نمبر ۵۳

مالا تیری کاٹھ دی۔ دھاگے لٹی پرد
من میں گھنڈی پاپ دی۔ نام جپے کی ہو

ارتھ۔ تلسی داس جی مہاراج کہتے ہیں۔ کہ انسان اگر لکڑی کی مالا کو دھاگے میں پرو کر منکے پر منکا مارے جائے۔ اور یہ جو سب کچھ ظاہرہ من میں پاپ ہو۔ تو رام جاپ سے کیا فائدہ یہ سب کچھ دکھاوا فضول ہے۔ جو ایشور کا سچا بھگت ہے۔ اس کو ظاہرہ کاٹھ کی مالا دکھانے کی چنداں ضرورت نہیں۔

دوہا نمبر ۵۴

سکل وستو سنگرہ کرے۔ آوے کوئی دن کام
وقت پڑے پر نہ ملے۔ ماٹی خرچے دام

ارتھ۔ دنیا میں ہر ایک چیز اکٹھی کرنی چاہیئے۔ کیونکہ ہر ایک چیز اپنی اپنی جگہ پر کسی نہ کسی دن کام آجاتی ہے۔ جیسے تلسی داس جی کہتے ہیں۔ کہ وقت پڑنے پر مٹی بھی بغیر پیسے کے نہیں ملتی۔ کسی نے سچ کہا ہے۔ کہ۔

کھوٹا بیٹیا کھوٹے دام۔ وقت پر آجاتے ہیں کام

دوہا نمبر ۵۵

پر سُکھ سمپتی دیکھی سُنی۔ جلیں جو جڑ بن آگی
تلسی تن کے بھاگ سے۔ چلے بھلائی بھاگی

ارتھ۔ مورکھ اور حاسد لوگ دوسروں کی دولت اور سُکھ کو دیکھ کر بنا ہی آگ کے جلتے ہیں۔ ایسا کرنے سے تلسی داس جی فرماتے ہیں کہ ان لوگوں کی قسمت میں سے دُوسروں کا بھلا کرنے کی ہمت جاتی رہتی ہے۔

چوپائی نمبر ۵۶

سیوک سکھ چاہے۔ مان بھکاری
ولیسنی دھن۔ شُبھ گتی وبھچاری
لوبھی لبش چاہے۔ چار گمانی
نبھ دوہی۔ دُودھ چاہنت یہ پرانی

ارتھ۔ مندرجہ ذیل اشخاص اگر مندرجہ ذیل چیزیں چاہنے لگ

جائیں - تو ان کا مطلب اکاش سے دُودھ دوہنے کی کوشش کرنا ہے - کون سے بیوک سکھ کی آشا کرنے لگے - مانگنے والا غیرت چاہنے لگے - جُوئے باز دھن چاہنے لگے - بدمعاش شہرت حاصل کرنی چاہے - لالچی چاہے اس کی عزت ہو -

دوہا نمبر ۵۷

پردروہی - پرداردت - پردھن - پراپودھ
تے نر پامر پاپ مئے - دیہہ دھرے منوجاد

ارتھ - جو شخص دوسروں سے حسد اور کینہ رکھے - دوسرے کی عورت سے ناجائز تعلقات رکھے - دوسرے کے دھن پہ قبضہ کرنا چاہے - دوسرے کو برائی میں خواہ مخواہ پھنسالے تلسی جی مہاراج کہتے ہیں کہ ایسا کرنے والے انسان پاپی، نیچ - یعنی انسان کے چولے میں شیطان ہوتے ہیں -

دوہا نمبر ۵۸

دھیرگ روگی - دردری - کٹو بچ - لولپ لوگ
تلسی پران سمان تے ہیوہیں نرادر یوگ

ارتھ - ہمیشہ بیمار رہنے والا شخص - آلسی - کڑوا بولنے والا - اور لالچی آدمی - تلسی داس جی کہتے ہیں - کہ ایسے سب لوگ دبال جان ہوتے ہیں - اور قابلِ نفرت ہوتے ہیں -

چوپائی نمبر ۵۹

پرہت سرس دھرم نہیں بھائی
پرپیڑا سم نہیں ادھمائی
کاہو نہ کوئی دُکھ سکھ کرداتا
نج کرت کرم بھوگ سب بھراتا

ارتھ - دنیا میں دوسروں کی بھلائی کرنے جیسا کوئی دھرم نہیں اور دوسر دل کو دُکھ دینے جیسا کوئی پاپ نہیں ہے - یعنی دوسر دل کے دِل کو دکھانا مہاں پاپ ہے - اس دنیا میں کوئی بھی کسی کو نہ سُکھ دینے والا ہے - نہ دُکھ دینے والا ہے - سب اپنے کرموں کے پھل بھگت رہے ہیں -

چوپائی نمبر ۶۰

جہاں سُمتی - تہاں سمپتی ناناں
جہاں کُمتی - تہاں وپتی ناناں
گورو پتا ماتا سوامی ہت بانی
سُنی من مدت کری پھل جانی

ارتھ - تلسی داس جی کہتے ہیں کہ جہاں عقل مند آدمی ہوتے ہیں - وہاں پر سب طرح کا سُکھ اور دھن دولت آ جاتے ہیں - اور جہاں بے عقل لوگ ہیں - وہاں پر اس کے برعکس طرح طرح کی مصیبتیں ہوتی رہیں - اسلئے گورو - ماتا - پتا اور سوامی کی جو نصیحتیں

ہوں۔ ان کو بھلائی سمجھتے ہوئے دھیان سے سُننا اور عمل کرنا چاہیئے۔ کیونکہ بڑوں سے بھلائی ہی کی اُمید کی جا سکتی ہے۔

دوہا نمبر ۶۱

کیا کہوں چھبی آج کی۔ بھلے بنے ہو ناتھ
تلسی مستک تب نوے۔ دھنش بان لو ہاتھ

ارتھ۔ ایک دفعہ رام چندر جی مہاراج خوب سج دھج کر تلسی داس کے روبرو آئے۔ مگر تلسی داس نے پہچان کر جواب دیا۔ کہ ہے ناتھ مَیں تو تب ہی سیس جھکاؤں گا۔ جب تم ہاتھ میں دھنش بان لے کر آؤ گے۔

دوہا نمبر ۶۲

تلسی رام سنیہہ کرو۔ تیاگ سکل اپچار
جیسے گھٹت نہ انک نوں کے لکھت پہاڑ

ارتھ۔ تلسی داس جی کہتے ہیں۔ کہ سب کو شری رام چندر جی کیساتھ پریم کرنا چاہیئے۔ دنیا کے باقی سب پیر پیغمبروں کو چھوڑ دینا چاہیے۔ جیسے ۹ کا ہندسہ لکھنے سے کوئی رقم گھٹتی نہیں ہے۔ اور ۹ کے ہندسے کو کسی ہندسے کے آگے لکھنے سے رقم پہاڑ بن جاتی ہے۔

دوہا نمبر ۶۳

سبھی کہاوت رام کے۔ سبھی رام کی آس
رام کہے جہی آپ نوں۔ تے بھجے تلسی داس

ارتھ۔ ساری دنیا کے بنانے والے شری رام جی ہیں۔ اور دُنیا کی ہر ایک چیز رام جی کے ہی آسرے پر ہے۔ اور اسی سے ہی سب کو امید ہے۔ لیکن تلسی داس جی کہتے ہیں۔ کہ مَیں تو ان کا بھجن کرتا ہوں۔ جو تلسی داس کو اپناتے ہیں۔

دوہا نمبر ۶۴

دھیرج دھرم متر اور ناری
آپد کال پرکھیئے چاری

ارتھ۔ حوصلہ۔ دھرم۔ دوست اور ناری یہ چاروں چیزیں مصیبت آنے پر ہی پرکھی جا سکتی ہیں۔ یعنی یہ چیزیں تبھی لابھ دائک ہیں۔ جب یہ مصیبت میں کام دیں۔

دوہا نمبر ۶۵

جا سو بھروسے سوئیے۔ راکھی گود میں سیس
تلسی تا سو کچال ہے۔ رکھوار و جگدیش

ارتھ۔ انسان کو محافظ سمجھ کر اس کے قدموں میں سر رکھ کر سونا غلطی ہے۔ بہتر یہی ہے۔ کہ آدمی کو محافظ نہ سمجھ کر پرماتما کے چرنوں میں سر جھکانا چاہیئے۔ کیونکہ وہی ساری دنیا کا رکھوالا ہے۔

دوستو تلسی داس کے دوہے جو اوپر لکھے گئے ہیں۔ ان کو پڑھ کر ان پر عمل کرنا چاہیئے۔ ان پر عامل ہونا ہی کلید کامیابی اور انسانی فرض کی ادائیگی ہے۔ ان کو بار بار پڑھو۔ حفظ کرو۔ مطلب سمجھو۔ عمل کرو۔ اور گاؤ۔ کہ

سیتا رام بھج سیتا رام
بھج پیارے تو سیتا رام

ختم شد

پرم سنت مہاتما کبیر کے دو انمول رتن

جو

صرف چھ ماہ میں دس ہزار سے زائد فروخت ہو چکے ہیں

(۱) کبیر دوہاولی

کبیر صاحب کے چیدہ دوہے بمعہ اردو ترجمہ

قیمت صرف ۴؍

(۲) کبیر شبداولی

کبیر دوہاولی کا دوسرا حصہ قیمت صرف ۳؍

پبلشر جنرل بکڈپو لوہاری گیٹ لاہور

صرف سرورق لکشمی آرٹ پریس لاہور میں چھپا